

میں اور جس فرعون پر ہی گھات نہیں اٹک کر کراہم کہ میری آستین میں ہے وہاں

یونانی آکرویدک ایجنڈہ میو پیٹھک جیسٹریشن فرنٹ کا ماہنامہ تحقیقی اور ساری

جیسٹریشن فرنٹ لائبریری تجدید طب

قرچان

نمبر ۳ جون - ۱۹۶۳ء

مدیر اعلیٰ

حکیم انقلاب المعالج صابر سلتانی
داعی تحریک تجدید طب (پاکستان)



سالانہ چھپلا ۳ روپے

ہمدہ خاص نمبر ۶ روپے

نئی پرچہ ۲۵ روپے



بندہ امور معاملات
نامہ علی میجر ایڈیٹر جیسٹریشن فرنٹ
پتہ سرائے جیسٹریشن فرنٹ لاہور

نیاجال لائے پرانے شکاری

فرنگی تھا، ایک بزرگ و عرصہ قریبی کے عرصہ اندر میں سیاست و مبادی
 طبیعیات کی کتب تھیں، انہیں کچھ ہی انداز میں فرنگی کے صاحبزادے
 پر خوف و حراس و لالچ کے نقشے بدل دیے گئے کہ وہ فرانس کے جناب
 تیسری صاحب حقیقت یہ ہے کہ مجھے صبح سے کبھی انکا نہیں ہوا لیکن ان کی ہڈی
 پر مادی اور ذوق مشائخہ ہی برداشت نہیں ہوتی۔ یہ مجھے تبسم سے کہہ رہی
 لی پروا نہیں فرماتے جن میں ہم خالق مشائخہ اور شہرت کو گیسے نظر انداز کریں جب
 فرنگی اسی صورت کو شہرت کے لئے استہلال کرتا ہے تو پھر کیسے ہم اپنے ذاتی فائدہ
 اور شہرت کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ صحیح تو یہ ہے کہ عدالت کا نام اور عدالت کو لکھنے
 کا گرجی ہی سے دنیا اندر ہی ہے وہ کام کر نہیں دیکھی وہ شوق کو دیکھی ہے، اگر
 فرنگی صاحب یہ چاہیں دیکھتے تو وہ ملک کے پیشہ طبابت چھوڑ چکے ہوتے، اگر بھی
 ان کے طب کا یہ حال ہے کہ انکے ہاں طبیعت ان میں صحت دہی و لکھ پہنچتے
 ہی باطنی کا لکھ طب علوی کے اثر سے پہنچتے مانتے ہی ہیں پورا اثر و تاب
 دیکھوں کے عہد میں ہو طب کا لکھ کے بہت و شہرہ ہی، فرنگی حقیقی صاحب
 میرے صاحب کا وہ اعتبار کر سکتے ہیں انہی نے عہدات ذوقی اور صداقت سے
 لکھا ہے کہ میرے صاحب میں ہے ایک کی صفائی و نجاست ہے۔

حقیقی صاحب نے جواب دیا کہ جو کہ آپ نے فرمایا ہے بالکل صحیح ہے
 لیکن آپ کو زیادہ تر جس باطنی نے نقصان پہنچا دیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ کھلیں گے
 اور نہ کھینچے دیں گے۔ ایک طرف تو آپ فرنگی صاحب ان کی حاجت سے
 فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی لوٹ گھسٹ میں حصہ سے اور وہی
 طرف میں سے کھینچ لیتے ہیں یہی کی حاجت کا ذکر نہیں کرتا ان کی کوئی حقیقت
 نہیں ہے کہ انکے ہاں عہدات ان کے ساتھ رہتے ہیں کہ وہ اپنی پورائیں قائم رکھا
 جاتے اور گم اس لئے نہیں رہتے پر پھر فرنگی کو وہ پست فرنگی کے لئے اپنے صاحب
 علاج صحابہ سے ملنا چاہتے ہیں اور کسی حاجت کی نمبر سے دی کرکٹ
 دیتی ہے۔ میں تو آپ کے اور فرنگی صاحب کے متعلق شک ہوں کہ وہ عدالت

چاہتا ہے اور آپ لوٹ گھسٹ میں حصہ چاہتے ہیں اب وقت ہے اس
 نے کاغذ کا ورق و ترشش فرنگی سے شکست کھائی ہے، اسی شکست کو ہمارا کار
 و خیر فرنگی فرنگی کو استہلال کر کے فائدہ اٹھایا جائیگا۔ ہمیشہ حقیقی صاحب
 نے اپنی سیاست خوب دلائی، یہاں وہ اپنی پڑتی ہے، اس امر کا اصل ذکر
 ملک میں کیا کہ وہ فرنگی صاحب کے مستاد ہیں، وہ کیسے حقیقی صاحب -
 جناب میر صاحب یہ تو بہت معمولی بات ہے۔ میں فرنگی صاحب کے کان میں
 بیات ڈالتا ہوں، اگر تیرا اصل صاحب ان کے خلاف و ترشش فرنگی اور
 دیگر محسوس سے مل کر ایک بہت بڑا اثر تھکتے ہیں وہ سب مل کر آپ کے
 اور آپ کی حاجت کے خلاف دیکھ کر بدست عداوت قائم کرنے میں ہیں، اس پر
 جب وہ پڑتے ہیں گے، تو پھر میں ان کو رام کر کے صلی کی طرف ڈالوں گا جب
 وہ صلی کی طرف رخصت ہو جائیں تو میر آپ لوٹ گھسٹ سے پناہ طلب کر
 لیتے ہیں۔ جناب حقیقی صاحب بات آپ کی درست ہے اس طرح وہ ہمارا ملک
 اور چال بازیات تو لکھا لکھتے۔ مگر یہاں پر زبردست بیماری کی مہممت ہے
 وہ وہاں حقیقی صاحب آپ کے دماغ اور سیاست کی واویلی
 پڑتی ہے، یہاں کا گرجی میں آپ نے خوب تربیت پائی ہے۔

جناب میر صاحب سیاست ہے ہی اسی چیز کا نام کہ فائدہ کی
 طرح اٹھایا جائے، اس میں کس لئے وہ مردوں کو کھینچتا رہتا ہے شے کو غفلت
 پر دوست اور ماحول کو کہہ ایک طرف مبانیوں اور پاپ کو بھی پرتا جاتا
 ہے۔ شہنشاہ اور لکھ جیسے مسلمان کو دیکھیں، ضرورت پڑے تو مذہب و
 اخلاق کو بھی برت لینا چاہیے۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے مذہبی سینڈل
 اور نہ توڑی میں دیکھ سکتے ہیں۔ صاحب استقامت تو مشکل سے وہی پتھر
 میں ایک نظر کے گا۔ باقی پیش کی خاطر حکومت اور ادارہ کے پاس پہنچنے
 کو پہنچ دیتے ہیں۔ مذہب و خیر حقیقی صاحب بہت طرب :-
 جناب اب میں چلا ہوں اور فرنگی صاحب سے ملنے کی راہ

نکات ہیں۔
 ایک حقیقی صاحب آپ نے پانی وغیرہ قربا نہیں اور کے ذرا
 جلدی اور آنا۔
 جناب نیز صاحب تعلیمت دکنی کوئی خاص نہیں ہے۔ جلا
 الہ کے آخری کوئی خاص گری نہیں ہوتی۔
 تہرہ مل کہ ہونا تو چاہیے۔ تھے میں دکان آگیا۔ جاؤ دو چار
 کو کار لانا۔
 دھچکا اگر کسی شخص میں تو میں ہی مینا ہوں۔
 جناب حقیقی صاحب یہ آپ کا گھر ہے۔ میرا آپ یہیں ہے میں میرا آپ
 ایک کام پر چاہیے میں آپ کا سر ترسیف ہونا چاہیے حقیقی صاحب ایک اپنی دو
 سے کیا تھکے۔
 "نیر صاحب آپ تو آج کل کر رہے ہیں۔"
 "میں بہت خوش ہوں۔ حقیقی صاحب آپ نے یہ سہرا کا جو پر ہکا کر دیا
 ہے اب کب تک آپ کا انتظار کر رہا ہوں؟
 "آپ نے دکن میں قریشی صاحب سے بات کی کہ اس کے فوج پر لگے ہو لیکن
 دو ٹکا۔ اچھا امانت۔
 "تھکے؟ خدا شوق کر کہہ جناب حکیم صاحب کو ایک دفعہ پہنچا ہے۔
 حقیقی صاحب کے جانے کے بعد ایک چار چوٹی قلعہ دار۔ "عاقبتی ایک عقل
 کا اندھا چننے اور انکھ کا اندھا بھی۔"
 قریشی صاحب کے صاحب دار (امانے کا چھپنا چھوٹا کر دیا کر کے)
 جس میں ایک کونسی پر جس پر چلنے کا سامان پر کے ساتھ ہی ایک تپان کے
 گرد و دم گرم کر لیا۔ تپان پر ایک چیرٹی کے کپے لکھے۔ کچھ ٹپکیں پٹے
 اور کچھ ٹپکیں کھسک دینے دی۔ یہ صاحب رہتی وہ ہے۔ جس کو یہ دیں دیکھیں
 لکھتے ہیں۔ ان حدوں کو سب سے پہلے قریشی صاحب ملک دار کی خدمت میں
 ہوا حقیقی چیتے ہیں۔ اور نیز کے پاس جے تیار کر لے۔ وہی غلام ملک
 کی انداز قریشی سے ہے تیار ہے۔ جب وہ لکھنے لگا پر تیار پڑتے ہیں۔ ہتھوڑی
 کا سبب مہلت ہے تو چروا اور کھد کا یہی تاثر ہوتا ہے۔ اسی کھد میں ہر تھوڑے
 "جناب حقیقی صاحب میں تو چپے بھی آپ کے سپہی کا کات کا تانی
 ہوں جس کے تو پنے ایک خوشگام انسان صاحب پر کا یہاں حاصل کی ہے۔

ہوا حقیقی صاحب کے چہرہ پر خوشگام سکھانے ہے اور حقیقت ہے ہیں
 ہے۔ لیکن وہی کو تپان میں کوئی نام کام کر رہی کرتے تھے۔
 "جناب قریشی صاحب! مجھے آپ کی خاطر کیا کچھ نہیں کرنا پڑا کیا قریشی حکیم
 کوئی تاویں آئے الی مستوی ہے۔ "اسی طاقت کا صاحب چیتے ہوتے آپ چلتے
 ہیں کہ وہی قریشی کا سو ہی ٹھکانے نہیں رہتا بات ہی ہوتی کرتے ہیں تو ملک
 طوت ہوتی ہے ایک بات کے گوش میں دس بار آتے کو ان پر لکھتے ہیں۔ اس میں
 ہر تھوڑے کا وہی آتے لکھا گیا جاسی گے ہر رات کے ساتھ منہ سے اس قدر کھک
 غائب ہوتا ہے گیا تھا ان ٹھکانے میں سے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس سے بات
 کرنا اندھ کو کیا ہوتا ہے دراصل ہے۔
 جناب حقیقی صاحب آپ میں یہی سی طاقت۔ حقیقی قریشی صاحب سے
 یہ دوسری کسی۔ اس ہادی دوستی کی وجہ سے آپ حکیم کہلاتے ہیں۔
 ہوا حقیقی صاحب کو یہ بات لکھائی کہ اس کے کام کی قیمت کم ہو گئی ہے
 فوج ہے۔ "جناب قریشی صاحب آپ میں اس سے کوئی شے کر رہے تھے۔ غر
 نا کھم تھے آپ اندازہ لگائیں مجھے ان کو تاوا کرنے میں کسی قدر حسرت کرنی چاہی ہوگی
 میں نے کھک ہے کھک حقیقی صاحب یہ آپ کے سوا کون کر سکتا تھا اور
 آپ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اور اندازہ لگائی آپ کے دے بہت جلد کر رہے
 جاسی گے۔ "یقیناً میرے بعد آپ کا ہی مقام ہوگا۔
 "جناب قریشی صاحب مجھے پتہ ہے وہیں میں جلدی کی ضرورت نہیں ہے
 بلکہ آپ مجھ سے کچھ نہیں پتہ نہ رکھیں۔
 آپ کھد کر لی آپ پہنچا ہے وہ کھد کر رہی ہے۔ یہ تو رائے کو کہ
 ہے حکیم چکھ لکھے۔ "ساتھ ہی قریشی صاحب نے لڑکے کہا کہ حقیقی صاحب
 کہ بالآخر ہم جگہ سے سکھ لے دو صاحب نہ لے گا۔
 "نہیں! نہیں! قریشی صاحب میں ہی ہوں۔ دل ہی چکا ہوں۔
 "حقیقی صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ اسی تو آپ نے اس چیرٹی کے کام کرنے
 نہیں کیے۔ یہ سب کو دے لکھائی ہے اس سے اس مقلد وہ نہ لے سکتے ہیں
 کہ لکھ لکھ دھک دھاتی ہے۔
 "اچھا بات ہے۔
 "ہر ایک کمال کا یہی ہے اس میں ہمارے کسی ہوا لکھی ہیں۔
 "قریشی صاحب اس کمال چیر ہے۔ "اسی سفر چلے۔

میدان میں ملے کے جواب میں کہ "اگرچہ کوئی حقیقت، کوئی چاہیے۔" بلکہ یہی
 قرنی حقیقت کا پہلے قدر میں پرستور رہا ہے کہ اس ملک میں بھی
 اس سے قدم رکھا وہاں کے تہذیب و تمدن اور ثقافت بلکہ تہذیب اور
 اخلاق کو بھی برباد کرنے کی کوشش کی گئی۔ جنہیں ملک کو برباد کرنے کے لئے اس کو
 ان سائنٹفک بلکہ جیوشین کا تصور رک دیا گیا۔ اور اس وقت ملک میں نہیں رہا۔
 جب تک انگریزوں کی ہڈیوں کا نہیں ٹھکانا جس میں دوزخ و دوزخ کی پڑائی ختم
 اور قرنی ملک پر بھی اور ہمارے قارئین یہ سمجھتے ہیں کہ ملک پر پڑائی میں ترقی اور
 ترقی یہ ہے جس سے "قرنی" اس کے وقت میں تھا جو ملک پر پڑائی کو ترقی دیتا۔ اس
 نے تو جسے بہت ہی کوشش کی کہ کوشش کی تھی۔ اس نے ہمارا کیا کام کرنے کی
 کوشش نہیں کی۔ ہمارے زمانہ و تعمیر ہمارا سامعین و مذہبی فیصلے، ہمارے صحت
 و عورت اور ہمارے تجارت و غیرہ قرنی ہمارے ملک و قوم کے لئے اور مفید
 نشان کو بہت مشکل برباد کر دیا گیا۔ یہی بربادی میں ملک پر پڑائی بھی شریک
 ہے۔ انہوں نے اس کے لئے ہوتے ہوئے ہمارے قرنی تعلیم یافتہ سرکار میں۔ ان
 حقائق کو اس کی ملک نہیں سمجھا ہے۔ اور اس کی ملک پر پڑائی کو کچھ غیر ملکی حقیقت
 کے لئے چاہیے ہیں۔ یہ تو خداوند الہم کا کوئی لاکھ شکر ہے کہ قرنی و اکثر اس
 تہذیب میں پیدا نہیں ہو سکے۔ کوئی و قومی تہذیبات صحت کو برباد کر سکیں اور نہ
 ملک پر پڑائی کا جو اثر ہوتا وہ ملک پر ہی سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے
 کوئی حقیقت کو دھکے کا علاج ریشتر میں نہیں ہے۔ بلکہ ملک میں فن علاج کو
 ترقی دینا ہے جس کی تحقیق انشاء اللہ پھر بھی بیان کر لے۔

قرنی ملک مقابلہ

قرنی مسیح سے کہ وہ خطا متبتعم نہیں ایک

کے لئے دو سپانیاں نہیں ہو سکتیں۔ قرنی میں غلات صحت ایک قانون پر
 وہاں وہاں ہے اس کے لئے دو قانون کا کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا۔ قرنی
 حقائق کو سمجھنے والے ہوتے ہی قرنی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قرنی ملک باطل
 غلط ہے اس کا ہر اصول خصوصاً نظریہ برائے قرنی اور ہے سنی ہے۔ جس
 کے متعلق ہم اپنے مزاج میں تحقیق سے "حرف" بحث و تحقیق کر چکے ہیں بلکہ
 ہزاروں آدمی کے سامنے بھی کر چکے ہیں۔ یہی وہ دیکھ رہے ہیں کہ قرنی کا
 کوئی ڈاکٹر و ملک کو کسی حقیقت سے سمجھنا ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ
 ہی ہم ہی حقیقت کا ہیں، عدل کر لے ہیں کہ قرنی ملک کے نظریہ میں ہم پر د

کسی دین کی مسیح تحقیق ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی دین کے مسیح اخلاق و اخلاق
 اور اس وقت اور مضمون کے جانتے ہیں۔ اگرچہ یہ کہ کوئی قرنی ڈاکٹر کسی ایک
 اخلاقی دین یا کسی ایک دین کے مسیح خاص ہیں اس کے لئے تو ہم ہر قسم پر اس کو
 غلط اور غیر مسیح ثابت کرنے کو تیار ہیں اور ہمارے قرنی ملک کو غلط اور غیر مسیح ثابت
 کرنا ان کے تجربات و مشاہدات انہوں کی سائنس کے اصول پر ہو گا۔ جہاں کا کوئی
 ہے کہ کوئی ملک کو غلط ثابت کرنے کے لئے ہر قرنی ڈاکٹر کو پہنچ کر دیں۔ ہاں نہ
 تجزیہ کو کوئی نظر نہ ہو، صرف ایک ایسا سچ ہے جس کا وہ متبادل نہیں کر سکتے۔

تجدید طلب

جب ہم ثابت کر چکے ہیں کہ قرنی ملک باطل غلط

اور ہر مسیح ہے تو پھر اس خطا اور غیر مسیح سے
 ملک پر پڑائی کی تجدید اور ایجاد کیسے ہو سکتی ہے۔ قرنی ملک سے جہاں
 ہمارے تہذیب و تمدن اور ثقافت بلکہ تہذیب و اخلاق میں ایسی خطا پیدا
 ہو کر رہی کہ ہم ان کو سمجھ کر ہر ملک میں قرنی کو اپنے لئے۔ وہاں پر قرنی
 نے ہمارے دھنوں میں یہ غلط فہمی پیدا کر دی کہ "قرنی سائنس ایک ہی
 حقیقت ہے۔ جس علم میں اور اصول کو وہ مسیح کہہ دے وہ درست ہے اور
 جس کو وہ غلط کہہ دے وہ غیر ملکی ہے۔" اسی مقررہ اصول پر اس نے قرنی ملک
 سائنٹفک اور قومی بات کیا اور ملک پر پڑائی کو ان سائنٹفک اور قدیم کہ
 دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرنی و اکثر ملک پر پڑائی سے واقف نہیں ہیں اور
 نہ ہمارے سائنس نے ہی کو کسی غلط ثابت کیا ہے۔ ملک پر پڑائی کے قانون میں
 ضرورت کے مطابق ہیں۔ اس کا کوئی قانونی غلط نہیں ہے۔ اس قانون کو سمجھنے
 کے لئے ہم نے تقریر مفرد اضافی کیا ہے اور اسی تقریر کے تحت ہم قرنی
 ملک کو غلط اور غیر مسیح ثابت کرتے ہیں اور اسی غلط پر ہم تجدید طلب اور
 ایجاد کر رہے ہیں۔ جس کو اس ملک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا اور نہ
 ہی کر سکتا ہے۔ اگر دنیا بھر میں کسی اور تجدید طلب اور ایجاد میں جو رہا ہے۔
 تو ہم ضرورت کرنے کو تیار ہیں اگر ہمیں جو رہا تو ہر ملک کا قرنی ہے کہ وہ
 ان حزب ہونے سے پہلے پہلے ہمارے ساتھ شریک ہو کر مسیح اور باکاد
 فن سے ملک و قوم کی خدمت کرے۔ سچ بہت کے ساتھ یہ ملک پر پڑائی کا پرچم پڑا
 ہو گا اور قرنی ملک کا پرچم سرخ ہو گا۔ اور قرنی ملک ڈاکٹر اس کے
 پر ملے ہو گا۔ ہمارا وہ مقام ہو گا جو قرنی ملک کہتے -
 (صاحب شانی)

علم الاغراض

مختل

امراض کے متعلق دو تحقیقات جس کے علم سے یورپ امریکہ اور روس و چین کا حال بے خبر ہیں

امراض کی تابہیت نام تقسیم و شایعہ امات بانظر مفید اعضا

از حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

تحقیقات سوزش (التهاب و ریشش)

علامات سوزش | عموماً یہ علامات جن کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے
 اگرچہ علامات ہیں لیکن انتانی و ہم اور بڑی علامات ہیں جن پر امراض اور
 علامات کی بنیاد ہے اور یہی علامات سبب بنتی ہیں تمام قسم ہمارے میں
 کہ جیسا کہ اس کو ہم اس کا درجہ اسے دیا گیا ہے۔ ششہ آگنی
 شکت میں خاموش اور اس کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اس کی سبب بڑھتی ہے
 بخار کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اس بخار کی زیادتی دم کا مدبہ بنتی
 ہے اور ساتھ ہی جلد میں خرابی پیدا کرتی ہے۔ ۱۲۔ وجوہات کی زیادتی
 جسم کے اندر یا باہر کسی حصہ یا عضو میں وجوہات کی زیادتی کے ساتھ تمام
 جسم میں جلدی مزاج کا اثر قائم کرتی ہے لیکن یہ چاروں سوزشیں یکساں
 ہیں۔ یہ سوزش علامت تیز و خفیا کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس
 طبیعت سے اس کی اپنی طبیعت اپنی جگہ قائم ہے جو اس کے بیان سے ظاہر ہے
 جب جسم کے کسی عضو میں سوزش ہوتی ہے تو دماغ کے

تیز و خفیا

۱۔ ۱۱۔ تحریک ۱۲۔ تسکین ۱۳۔ تسکین
 جن کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

تحریک ۱۔ جب کسی مقام پر سوزش پیدا ہوتی ہے تو وہاں پر
 انقباض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں جیسا کہ اس کا اندازہ
 کر دیاں بر حوالہ دیا گیا ہے کہ اس کی علامت درد و کارہی کی زیادتی
 ہے جس کے نتیجے میں وہاں پر وجوہات کی کمی واقع ہوتی ہے۔ بلکہ
 اس سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن جب تک وجوہات کی سبب سے ہوتا

دوران غلظت کا اس طرف اجتماع نہیں ہو سکتا۔ یہ مجموعہ طبیعت حریہ
 بدن اس لئے کرتی ہے کہ خون کی حرارت سے سوزش کو روکنے کے لئے متنبہ
 میں وہاں پر تشاؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور حرکت کرنے میں دقت ہوتی ہے۔
 خاص طور پر جب سوزش عضلا میں ہوتی ہے تو طبقات ان تمام کا جو اتحاد
 ہوتا ہے۔ جب ان کے اندر کان میں سوزش ہوتی ہے تو دیکھنے اور سننے میں
 تکلیف ہوتی ہے۔ گریہ حرکات، انقباض اور جسم میں تیزی اور تشاؤ بیکار
 انقباض شدید ہو جاتا ہے۔

۷۔ تسکین ۱۔ چونکہ سوزش کا ابتدائی رد عمل وجوہات کا گرنے ہے اس
 لئے طبیعت حریہ میں اکثر وجوہات کو گرائی دیتی ہے اور یہ وجوہات
 خون سے جدا ہو کر گرتی ہیں، اس طرح وہاں پر دقت و تشاؤ کافی مقدار میں ہوتی
 ہے۔ اس کی وجہ سے یہی طبیعت ہے جس میں کی جلد اور دونوں کو روکتی ہے
 یا دیکھیں کہ جس قدر تیز و خفیا اور واضح درد و وجوہات میں جو خوراک خود
 جسم پر نہ لگیا دی طور پر اور نہ ہی عضو پر لگے اور گرتی ہیں بلکہ اس سے
 جسم میں وجوہات کا طراز بڑھا دیتی ہیں اور یہی وجوہات تسکین، تیز و خفیا اور
 درد و کارہی کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ یا اس طرح جیسے جل جانے کے بعد
 جب کسی جسم پر چھان پڑ جاتا ہے تو اس چھانے کے پانی کا صدمہ بھی متعلق ہوتا
 ہے کہ وہاں کی جلد اور دقت کر دے۔ بعض جہاں صدمہ اس جھانے کو
 کاٹ جیتے ہیں۔ جس سے جھانے کا شمس سے سوزش بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے
 تو یہاں اور وجوہات قدرتی اور فطری طریق طرز سے، اس میں اضافہ کرنا
 چاہئے اس کے جلد و درد کے ساتھ ساتھ جسمانی اور تشاؤ بھی کم ہو جاتا ہے۔

علاج کا ایک راز اس امر میں ہے کہ موزوں اور دم کے علاج میں شہابی
 طور پر بارع صورت کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ اس مقدم و حیات کو زیادہ
 سے زیادہ دل پا جائے جب رطوبات کی زیادتی کے باوجود بھی موزوں اور دم
 قائم ہو تو یہ رطوبات استہالی کی ہیں جو دم کے ساتھ حمل میں پوری ہوئی
 رطوبات کو زیادہ گرائیں۔ اگر حمل بھی چلے یعنی ان اور بات میں اگر بھی ہوئی
 چاہیے گویا گرم تر اور بات ہوئی چاہیں۔ اور جب یہ مقام بھی گزر جائے۔ تو
 مرن حمل اور بات برتنی چاہیں یعنی گرم خشک روایت۔ جن کا مقصد یہ ہے
 کہ رطوبت کا خروج بند ہو جائے چاہیے۔ اور حرارت بڑھ جانی چاہیے۔ اور ساتھ
 ہی ضد جاذبہ کے اتصال میں تیزی ہو جانی چاہیے جس سے دماغ پر گری ہوئی
 رطوبت بھی جسم میں دوبارہ جذب ہو جائے۔ یہی ہے کہ دم کے ذریعہ باہر خارج ہو جائے
 تاکہ موزوں اور دم دماغ پر ختم ہو جائے۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ رطوبت جسم
 جب احساں پر گرتی ہے تو قدرتنا اور غلظت دماغ پر تغیر یا دلکشی کا باعث ہوتی
 ہے۔ یہی رطوبت جب زیادتی کے ساتھ کسی عضو پر پڑتی ہے یا کثرت سے گرتی
 رہے تو مستر شاد پر دلائس پیدا کر دیتی ہے۔ یہی علاج کے سرور و کوزہ
 اور جن سے فزول جب تاوانت میں ان کی کوکتے ہیں تجدید رطوبت اور متوفی فن
 جلتی زمانہ کو تباہ رطوبت میں ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ تحلیل۔ تحلیل سے مراد یہی ہے کہ جس اصطلاح میں موزوں اور دم
 کو ختم کر دینا یا ناسخ چاہیے کہ تحلیل حرارت کا مفرد کے مطابق قائم کر لیتے۔
 جب حرارت قائم ہو جاتی ہے تو اس کے تغیر میں خشکی اور کالینہ پیدا ہوتی ہے
 جیسا کہ ہم کتاب۔ تحقیقات حیات میں حرارت غریزہ کا نام دے رہے ہو
 سکتے ہیں۔ اس کی اور صورتیں ہیں کہ ابتداء میں اس گرمی چاہیے جس کے ساتھ
 رطوبات بھی ملے لی ہوں مثلاً گرم باقی کی حساب سے حرارت پیدا کی جائے۔
 دوسری صورت میں اس گرمی پیدا کی جائے جس میں گرمی کے ساتھ خشکی بھی پائی
 ہے۔ جیسے ریت اور انشاک کی گرمی سے حرارت پیدا کرنا وغیرہ۔ تجدید اور دم
 و موزوں پر مصلح کی ہر ضرورت منکر ہے۔ مگر تحلیل کے راز کو ہی موزوں
 سے ایک ہی نہیں جانتا اور فزول رطوبت تو ایسے اسرور و کوزہ اور رازوں سے
 بالکل خالی رہا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ تحلیل ہی وقت تک تو مقید ہے جب تک موزوں
 و دم خشکی دے سکیں۔ انقباض و کشیدگی کا رکن اور بدن و بنار ہو۔

لیکن جب ان میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو لازماً یہ تحلیل جسم میں ضعف پیدا
 کر دیتی ہے جیسے ہم نے پہلے ہی سے یا برت و دم میں۔ رفتہ رفتہ ختم ہو کر باقی
 رہ جاتی ہے۔ یہ تحلیل حرکات جسم کو بھی کم کر دیتی ہے۔ جیسے دماغ و عروق کی زیادتی
 میں جب خون کا دباؤ قلب کی قوت پر آتا ہے تو اثرات خفیف ہو جاتا ہے۔ یعنی
 اس کا فزول کثرت حرارت سے مل جاتا ہے یا جب خون کا دباؤ دماغ کی طرف
 ہوتا ہے تو کسی ایک ذوق تحلیل احصاب و راتج ہو جاتا ہے۔ گویا اگر رطوبات
 کی زیادتی سکون سے احصاب کے اتصال کی پیدا کرتی ہے تو حرارت کی زیادتی
 بھی تحلیل سے احصاب کے اتصال میں تفریط پیدا کر دیتی ہے۔

استاذ الاطباء حکیم احمد زین کی غلط فہمی | احمد زین نے فزول رطوبت کی
 تحلیل میں ضرورت کیفیات و اخلاصے انکار کر دیا تھا۔ بلکہ ان نظریہ خیال کا مقصد
 کو بیان کرنے میں صرف انصاف و عدل میں بیان کی تھیں۔ اس کی صورت کے خلاف یہی
 ہے کہ یہ قراط اور دوسرے اس کے خلاف ہی تھے۔ لیکن انہوں نے اس شرط و شرط
 کی وجہ صرف دماغ و عروق کی زیادتی اور اس کی کس سے اس اندک کہ نہیں بتایا۔ دماغ کو
 زیادتی سے احصاب کے اتصال میں تیزی کیوں پیدا ہوتی ہے اور اس کی کس میں اس
 میں کسی کیوں پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کو اس اندک علم ہی نہیں تھا کہ تحلیل
 کی زیادتی سے جب حرارت بڑھ جاتی ہے تو اس سے بھی احصاب میں تحلیل ہو کر
 احصاب میں ضعف اور کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔

اگرچہ اس مادے سے وقت ہونے کو تفریط کی اور دم میں تقسیم کئے
 ایک سروی کی زیادتی سے اور دوسرے گرمی کی زیادتی سے لیکن ان دونوں کا
 کو تقسیم کرنے سے ان کو گرمی سروی سے اور خشکی تری کیفیات اور موزوں
 تامل ہو جاتا۔ اور اور ایک اور طب ایرانی کی انہوں نے جو شرط قرار
 دیا تھا ان کو صحیح مانا جاتا۔ اس طرح اعلیٰ حقیقت کا مسدود ختم ہو کر
 اس امر کو پیش ڈھن نشین رکھیں کہ حقائق قدرت اور قوت میں
 کو بھی نہ چھینا جا سکتا ہے۔ اور نہ توڑا جا سکتا ہے۔ فزول حسیہ سے
 یہی غلطی کی ہے کہ جو اس نے اور دوسرے کو احصاب کو چھیننے اور اس
 قوانین کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ یہی وہ صورت ایک ہی کہ
 اور نہیں رہ سکتی۔ جب جب ختم حسیہ وہ ہے تو لازماً اسے کو فزول
 اور اس کو بھی ہی رہتا ہے۔

شرح طب نبوی

از پروفیسر حکیم صوفی عبدالعزیز صاحب (اساتذہ العظام مولانا محمد جعفر صاحب)

(۱۴)

ایہ جو یہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا - **الاستحاضة عند رقی الارضین (یعنی زمین کی چھپک ہے)**، تو آپ نے فرمایا: **نہیں یہ زمین کی چھپک نہیں۔ الاستحاضة بین یمنین** (یعنی دو شیعہ کے درمیان)۔ کہیں تو زمین کی قسم ہے اور اس کا

میں ڈرنے وہ ابھی ہو گئی۔
 اہم لفظی بات کہتے ہیں کہ حضرت کہیں کا پانی قریبی والی جگہ کو منڈک
 پہنچا رہا ہے۔ لیکن اس کے پانی میں اور مدیر بھی مل کر مستعمل کی جاتی ہیں۔
 اقتقاد کی شکل ہو تو آدھ میں ایک برساتی ہے۔ کہیں کو پکا کر کھانے
 میں بھی کئی ایک فائدہ ہے۔

کے ممانہ	من التیمین	و	ممانہ
کہیں	من کی قسم ہے	اور	پانی
حما	شیعہ		للیمین
اس کا	شعہ ہے		واسطے آنکھ کے

چھپک جسم کے دی مادہ سے نکلتی ہے۔ صحابہ نے خدمت کے طور
 طبی اور زمین کی چھپک کہا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمین
 کی جس طرح حضرت موسیٰ کی قوم پر من و سلویٰ نازل ہوا تھا اسی طرح
 میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے۔ نہ ہم سے ہوتے ہیں نہ پانی
 تھے ہیں یہ چیز خود بخود نکلتی ہے اور کارآمد ہے۔ اس کے اگلے دہانے
 انسان شفت کا دل نہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے۔ **انکاة**
الیمین والیمین من الجنہ۔ کہیں من کی قسم ہے اور اس
 کے کہ ایک شے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے گھڑا بھی ملاج میں مٹا کر فرمایا ہے۔
 ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 - **نار من پچھے گھڑا سمیت مفید ہوتا ہے۔** اس سے عقلی برکت ہے، بوقت
 مانتہ نیز ہاتھ ہے اللہ اگر کسی کا مانتہ اچھا کر تو پچھے گھڑا سے اللہ اچھا
 ہو جاتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کو پچھے گھڑا زیادہ اچھا ہے۔
الخصامة علی الوقی **الخصامة علی الوقی** **الخصامة علی الوقی** **الخصامة علی الوقی**
 پچھے گھڑا نار من اچھا ہے۔ لیکن یہ عقل اور تربت مانتہ کو بڑھاتا ہے۔
فی الحفظ و تربت **الخصامة علی الوقی** **الخصامة علی الوقی** **الخصامة علی الوقی**
 مانتہ دیکھنے والے کی تربت مانتہ کو اور ترقی دیتا ہے۔ پس جو شخص پچھے
فیوم الخیس علی یوم اللہ
 گھڑا پچھے تو اللہ کا نام کر عورت کو پچھے گھڑا ہے۔

الخصامة علی الوقی	الخصامة علی الوقی	الخصامة علی الوقی	الخصامة علی الوقی
نار من	بترہا	پس	یہ
فی الحفظ	فی الحفظ	فی الحفظ	فی الحفظ
نار من	نار من	نار من	نار من

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے چند کھنیاں تین بار
 کھنیاں کیں مگر پھر ان کا کوئی نفع نہ ہوا۔ اس کے ایک کھنیاں میں ڈال دیا
 ہی وہی کی ایک آنکھ جو نہ تھی۔ میں نے چند قوت اس کی چند ہی آنکھ

الحفاظ	حفظا	ث	ث	مکات	فحصیا
مکات کے لئے کہ	توت مانتہ	پس برکتیں	بو	پچھنے گوانے والا	
ث	یقا بھیس	حق	الشیخ	اشہ	
تو	مبعوت کو گوانے	ادب	نام	اللہ تعالیٰ کے	

شکل لگانے والا شخص نوجوان پر تو زیادہ اچھا ہے نہایت بچے اور بڑے کے۔

ہستیوں میں اپریش کے لئے ہی مبعوت ہی بہتر ہے اور یہی اگر قدری اپریش کی عزت ہے چاہے تو مجھوں ہی کسی دن کر دیا جائے۔

حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں پچھنے گوانے کے لئے چاند کی تابانی بھی فرمادی ہے کہ ۱۹ مارچ ۱۱۹۰ھ کا تاریخ زیادہ باریک ہوگی۔
 من اجتمع فیہم عشرۃ دینہم عشرۃ ذی حدی
 د عشرین کان شفا ذی حق دایہ۔ جو شخص پانچ دن ۱۹ مارچ ۱۱۹۰ھ کا تاریخ کو پچھنے گوانے سے بریاری سے شفا ہوگی۔

من	اجتمع	دینہم عشرۃ	د	تسبیم عشرۃ	ذ
جس شخص نے	پچھنے گوانے	سترہ کو	اور	انیس کو	اور
احدی عشرین	مکات	شفا	حیث	تخلی	دایہ
اکس کو	ہوگی	شفایا	بریاری سے		

یہ کارکنوں میں اگر کوئی مبعوت کا دن آجائے تو وہ باریک ثبت ہوگا۔ ہونے تو مبعوت ہی کو تو چھ مہینے باقی وہ دن چھوڑ دے اور اگر مبعوت کا کوئی دن نہ ملے تو کئی مہینے پچھنے گوانے۔

کبھی نہنت اپنی بڑی فزائی ہی کہ ہمارے باہر کے لوگوں کو منگی کے دن پچھنے گوانے سے منع کرتے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس دن دن خون نکلا جائے تو پھر قتل نہیں ملن بہ دن گزری ہو اور اس طرح یہ کہے۔

رات	یوم	امثلہ	یوم	الدین
بیک	منگل کا دن	دن اب	حسن کا	

حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ جو دن میں پچھنے گوانے کے لئے منع فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ بڑھو اس میں منگی گوانے کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے۔

و اجتنبوا الحیاۃ یوم الاربعاء فانتہ الیوم
 الذی اُصیب بہ ریتہ فی المثلد۔

بڑھ کے دن پچھنے گوانے سے بچو کیونکہ اسی دن حضرت ابوبکرؓ بریاری کی مصیبت میں گرفتار ہوئے۔

و اجتنبوا	الحیاۃ	یوم	الاربعاء	فانتہ	الیوم
اور بچو	پچھنے گوانے سے	دن	بدھ کے	کیونکہ	دن تھا
الذی	اُصیب	بہ	ایوب	ریتی	المثلد
کہ	سبلا ہوئے	اسی	ابوبکر	تھکا	مصیبت کے

بدھ کی رات کو حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں پچھنے گوانے سے منع فرمایا ہے اور اسی رات پچھنے گوانے سے گڑھ کا خورہ سے۔

و ما یبیدو حنما و لا یزمن الا فی یوم الاربعاء
 اذ فیہ اذیہ یغادر۔

جداں اور کوڑھ صحت بدھ کے دن کے یا بدھ کی رات کے کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔

و	ما یبیدو	حنما	و لا یزمن	الا فی	یوم
اور	نہیں	ظاہر ہوتا	میزام	اور نہ	پس
یوم	الاربعاء	اذ	یصلی	الاربعاء	یوم
یہ	بدھ کے	یا	صلی	بدھ کی	کے

حقیقتِ ثبوت

تحقیق و تدقیق اور درستی صرف یورپ و امریکہ اور روس زمین کا ہی حق نہیں ہے

مسل

تحقیقات علم الادویہ

(از حکیمہ انقلابیہ علامہ صاحبِ مکتبہ)

احساس اور ادراک و قیاس کی باطنی تشریح

تجربات کا باطنی عمل وہ جس کو کا تجربہ کرنا مطلوب ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ مفروضہ و ادراک جن عناصر یا اجزاء سے مرکب ہو ان کا جاننا ہی تجربہ کہلاتا ہے۔ اگر کوئی ادراک ہو تو لازم ہے کہ اس مرکب میں جو مفروضہ ادراکات ہیں ان کے وہ حصے ضرور پر تجربہ شدہ ہوں یعنی ان کے افعال و اثرات اور خواص و کمالات کا وہاں پر علم ہو۔ اگر کوئی ادراک کے تجربات میں رہتا ہو تو ان کو ذیل کے اصولوں پر تجربات کریں۔

اولیٰ : تجربہ کے لئے مطلوب مفروضہ ادراک کے افعال و اثرات اور خواص و کمالات کو درمیان مستند طلب طبی کتب سے معلوم کر کے ان کے مزاج و کیفیات اور افعال و کمالات کے بعد ان کو باطنی و عقول کرنا چاہیئے۔

دوسرے : اپنے عقول کرنے کے بعد افعال و اثرات اور خواص و کمالات کو درمیان مستند طلب طبی کتب اور برہمنی عقول کے ساتھ تدقیق و تدقیق کر کے ان کے افعال و کمالات یا ان کو کرنا کرنا چاہیئے اور اختلاف کی وجہ معلوم کریں۔

تیسرے : یہ معلوم کریں کہ ادراک کے علاوہ دیگر مطلق علاج میں یہ کون کون اور ماضی و محال میں استعمال کی گئی ہے ؟ اور کون کون مقداروں میں دی گئی ہے ؟ جن جن اوضاع و احوال میں دی گئی ہیں۔ اور جن کو کون

اوضاع میں دی گئی ہیں ان کا حق اسی حصہ یا ان حصہ کے ساتھ ہے جس کے لئے ہم نے عقول کیا ہے ؟ اور فقہانِ متقدمین میں یا کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقداروں میں استعمال کرنے سے کیا کیا فرق بیان کئے گئے ہیں۔

مثلاً ہم نے ایک ادویہ کی کیفیات و مزاج ادا خواص و کمالات کے بعد ان کے اثرات و علاج و احباب پر مشتمل کئے ہیں یعنی اس سے احباب کے فعلی و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ مختلف مقداروں میں ان کے افعال و اثرات

کی بیش پیدا ہو جاتی ہے ساتھ ہی اس امر پر غور کریں کہ دماغ و احباب کے اندر اس کا اثر و اثر پڑتا ہے یا دیگر چیز۔ اور وہ اس قسم کا ہے ؟ غور و غور احباب کے تحت اس طرح غور کریں کہ اگر کوئی ادراک مرکب احباب ہے تو وہ احباب کونسی ہے ؟ یا احباب افعال ہی ہے یہ حقیقت ہے کہ جو ادویات احباب ہیں تو قیاس و تدقیق و عقل اور عقلاتی ممکن ہوگی۔

اچھوتے : اس عقول کے بعد اس ادراک کا مسنون تیار کریں۔ اگر تخیل ہو تو گویں یا دیگر میں ادراک قابلِ عمل ہے تو اس کا عمل بھی تیار کریں۔ پھر اس کا استعمال ان تدریس کریں کہ دنیا میں کون کون کون کون ہے جس کے کسی دیکھی

مفروضہ نہیں کی حالت و احوال خود تیز ہو اس لئے کہ ادراک عقل مقدار میں اسی ترکیب کے لئے تیار ہو جو اس میں پائی جاتی ہیں مثلاً دماغ احباب خواص پائی جاتی ہیں تو اسی قسم کے تدریس ان میں دیں پھر اس ترکیب پر اس کریں

کہ اس کے لئے تعلیم کا باعث نہ ہو جب عقول ہو جائے کہ وہ کسی اس سے تدریس انسان کے جسمی افعال میں تیزی پیدا ہو گئی ہے تو پھر کسی ایسے

مرض کو عقل مقدار سے کہ اس ترکیب استعمال کی گئی کہ اس کی تکلیف میں اضافہ ہو اس کے مرض اور علامت میں بھی حسبِ منت اضافہ ہونے پر

عقول ہو جائے گا۔ کہ واقعی دماغ کے افعال و اثرات مسیح ہیں۔ بعض دفعہ عقل مقدار میں دماغ سے طبیعت قدر بدن مرض کو دفع کر دیتی ہے۔ ایسے میں آدمی آجائے پھر زیادہ سے زیادہ مقدار دوا دیگر اثرات دماغی کہ

مرتب کریں۔

عقل احباب دوا اس قسم کے مرض کی ترکیب پر استمال کرنے کے بعد پھر ایسے ہی تدریس اور عقلی انسان پر استمال کریں۔ جس کے احباب

مستدل

(مجدد حقوق محفوظ ہیں۔ نام کے علاوہ کے ساتھ ہر شخص شائع کر سکتا ہے)

مستدل

یقینی بیخطا مخرجات

الحکم القدریٰ المعالج صابر فلفانی

نوٹ :- مخرجات کا ایک سلسلہ جو نیچے اثرات میں بتایا ہے بدترین بہت سے بیماریوں سے کہہ سکتے ہیں جو اس کے علاج کے لئے خاص طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سلسلہ کو ہمہ گیر طور پر استعمال کرے گا تو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ ہوگا۔ یہ ایک ایسا علاج ہے جو ہر قسم کے بیماریوں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تشریح

اگرچہ یہ سلسلہ بہت ہی سادہ ہے، مگر اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جو عام طور پر نادیدنی ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔

اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس سلسلہ کے ذریعہ انسان کو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں مل سکتی ہیں جو اس کی صحت اور عمر میں اضافہ کرتی ہیں۔

مٹوان رنگی میں تو یہ جہر بہادر میں کم نہیں تھیں بلکہ جو حقیقت وہی
 جہاں سے گردنہ زخمی رہا ہے۔ اسی طرح کی ایک نکتہ کہ رسم
 رمانہ تعمیر ہے اسی ہوا کے حلقہ میں باقی حلقے سے گودہ اپنے ہونے کے لئے
 کی بجائے تو گرائی سے چڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ایک طرف دودھ کے گنگھنے
 سے ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے دوسری طرف بچہ بھی صحت کا دودھ پیا
 سے جس کے خون راحی کی کاربوس کے علاوہ اس کے کہ دار کی حوالہ کی رنگ
 میں بے شمار خرابیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اسی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ
 اسی طرح کے حلقہ میں نزاکت و حفاظت تہہ بہ تہہ تھیں اور نہ صرف ان حلقوں کی تھیں
 بلکہ باقی حلقوں میں ہاؤز کی ایسی گھلن پائی ہیں۔ البتہ ان امور خدائوں کے
 لئے چاہئے کہ انہیں اپنی فکر انہیں اور کہیں سے متاثر کر دیتے ہیں۔

حزینہ میں صبح دودھ کی یہ باتیں کا تصور یہ ہے کہ یہ کی کیا بات
 سکھ کر دوسری ملک کے کی ضرورت کے مطابق اسی کو دودھ میسر ہو۔ ابتدا
 میں بچہ کو دودھ گھڑ دودھ دینا چاہئے۔ پھر یہ دودھ بڑھاکا دیا جائے
 گھٹنے کر دینا چاہئے۔ اگر بچے کی ضرورت پوری ہو تو اسی صورت کو پورا
 کرے سے دودھ کو خدا اور وہی سے لے لے کر کشتی لے لے جائے اور
 گرائی دوسری سے دور ان میں کسی وقت بھی دودھ ضرورت سے زیادہ ہو
 تو ان کو اعتدال پر لائے کی ترشش کر لی جائے۔ گودہ ایک ہی دیا ہی اکثر
 اور اس پیدا کر کے جس میں دم نہ ہو جائی کر رہے۔

مٹوان دوسری میں جب دودھ کی کمی ظاہر ہو جاتی ہے تو اس قدر ہی
 ساتھ لائے ہیں اور بچے کا دودھ بڑھانا ہوتا ہے۔ یا بچے کی لائیں میں
 حوتیں رنگی دوسری کے تہہ بہ تہہ لائیں کا گھٹا دکھائی دیتی ہیں۔ یہ دوسری لائیں
 نقصان دہ ہیں جس سے دوسری بچے کی صحت خراب ہو جاتی ہے بلکہ بچے
 ہی سے نقصان ہو کر وہ بچہ جاتے ہیں اور وہی دوسری دلی نام لائیں
 رہتا ہے۔ اگر بچے کے گھڑی فرما دیا ہی میں رہتا ہے۔ یہ حقیقت یہ
 ہے کہ یہ لائیں کے دودھ ہی سے فق و سستی صحت قلب اور مزاج جیسے
 سونائے حواس پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بچے صرف ماں کا دودھ دوسری ملک
 پیتے ہیں۔ صرف تندرست رہتے ہیں بلکہ بھی مہربان رہتے ہیں۔

بعض حلقوں میں اپنے دودھ کے ساتھ کالے مٹھیں۔ وہ بچے کا دودھ
 دیکھیں اس کی ہر طرف مٹھیں لگا دیتی ہیں تاکہ دودھ دوسری سے انہیں ہر بچہ کا

ہو جاتے۔ اور دودھ دودھ چھوڑ دے دوسری ملک لیا کر بچے کے لئے نقصان
 دہاں ہے۔ دوسری دودھ چلا کر دوسری سے دوسری جب دودھ چھوڑ دے
 کا وقت قریب ہو کر دوسری لائیں کا دودھ اندھ بچہ لائے جس کا دل اکثر تھک
 دوسری چائیں بچہ ضرور پیدا ہو گا کی حالت ڈالیں۔ لگاتار ہے صحت اور
 مٹھانی میں دوسری لیکن دودھ پیتی اشیاء دوسری ایک وقت دوسری
 کی حالت ڈالیں درجہ فی تک صرف ایک وقت دوسری دوسری۔ دوسری
 وقت چائیں دوسری دودھ وغیرہ دیتے رہیں۔

دودھ اور حیض کا یہ گہر و قس ہے کہ بعض عورتوں کو جہاں
 حیض بند ہوا۔ رحمت کی وجہ سے یا غرضی دوسری بتا دیا جہاں دودھ
 کی یہ باتیں تہہ بہ تہہ ہو گئی۔ بعض وقت دوسری کے دوسری سے دوسری دوسری
 جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے کہ دوسری صحت کا قس دوسری دوسری اور
 اور احوال بدی کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح دوسری کو مٹھانی دوسری
 میں سے کہ مٹھانی میں دودھ اور کبھی کبھی سفید دوسری دوسری۔ اس کی وجہ
 جس میں لذت و محبت کی بیداری ہوتا ہے۔

دودھ کی کمی پیشی۔ غذا کی کمی پیشی اور نہ کتنی خوش خوراک
 خون کی کمی پیشی اور نہ کتنی خوش خوراک اور نہ کتنی خوش خوراک۔ بعض دوسری
 طرحی اور خوش خوراک مٹھانی خصوصاً قبضی دوسری اور دوسری میں دودھ
 کم اور دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ حساب کی تیری سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔ اور
 خصوصاً کی تھک اور خشکی سے دودھ بد ہو جاتا ہے۔ دوسری کی
 تیری سے دودھ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جن کے جزائے دوسری دوسری
 نسخہ کے کثرت اللہ بن اسفون تیار کریں۔ دوسری دوسری دوسری
 دوسری دوسری۔ دودھ صبح اور شام دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 حویہ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

نسخہ برائے قلب اللہ بن اسفون دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 اسفون دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 دوسری دوسری۔ اگر دودھ کی کمی زیادہ کثرت ہو تو دوسری کا پتلا دوسری دوسری
 دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

تاج پاشی سے پہلے ملک پر مغربیوں سے کئے گئے آپ گورنر ایلیکٹر کا عجیب غریب
 قابض کرنے سے اس نے دیکھا دلی سے علم و فضل کے خواہش کے لئے کھلے دینے
 چھوڑا جس طرح سابر عثمانی نے اس کو کام و زماں فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان
 لوگوں کی دماغ سے بعد جوں جوں ان کی تعلیم یہ نہیں ہاتھ تھی۔ یہی -
 تو جس کار و لغو نے طلبہ کے لئے انہیں تیار کی دیکھیں میں ملک کر
 غلط فہم کی تشبیہ کر کے اردو کی کچھڑا کار و لوگوں کے سامنے پیش کیا
 اللہ ان کے روکات۔ معمولی طلبہ کے مشروبات کو یا حق صدیوں غفلت
 اور فساد کے، مومن کے پیش کر۔ جنہیں غلط فہم کے فتنہ بہشت و طہارے
 ان کے مشروبات کو حقیقی علم سمجھ کر انھوں نے ہاتھ سے یہاں لیکن صابر
 عثمانی سے پہلے مسیح کے دوزخ و شگاف، لغات میں بین کر دینے -
 نہ صرف علم اسلام و دینی باہمیست و یکسیت عرض غلط ساتھ
 ہی ساتھ پانہر مسیحی معارف و فہم کو دیا جو ان کے پاس
 نہ تھا۔ انہی میں سے پیش کر کے ہیں ۔

اس طرح کے دو جہازوں کے درمیان میں ایک اور جہاز بھی تھی۔
 اس کے دو جہازوں کے درمیان میں ایک اور جہاز بھی تھی۔
 اس کے دو جہازوں کے درمیان میں ایک اور جہاز بھی تھی۔

۴۔ افسر عاصی قتل کے واقعہ کو باکیں جرمِ معاشرت کے تحت
 پیش کر کے کاغذی نوٹس لا جواب دے۔ عاصی قتل کو گھنٹہ گئی
 محاذوں کے خلاف کیلئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک طرف مغربی علیہ
 لی دولت اور پور پور ملنے لگی ہے کہ قلعہ قلم کی پورکسٹ و بیقرار دوسری
 طرف افسر کا دوسری احتیاجات کو دھوئے نہیں کر دوسرا دھماکا نہیں
 کر صرف ہی قلعہ کو گھنٹہ کے خیریت آپ لوگوں کو گھبراہٹ اور اپنا

صحیح نظر کرکے یہ کہہ کر یہی حقائق مجھ پر دلتے ساتھ دے گا
وہ تیرے کچھ کیا کر زیادہ سے زیادہ اپنی مصروفیت اور خیالات ہی میں
غافل تھا کہ کیفیت سے روشناس کرانے میں جا رہا ہے۔ صابر قادی
کو کسی کی حالت سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی انہیں کسی کی رستہ سے حرکت
ہے۔ بلکہ وہ ان کا دماغی سفر کچھ مجھ پر ہی حقیقت سے روشناس
کرا رہے ہیں جنہیں ہم اس مصروفیت اور مذہب اور دے معروضات سے تعلق
کے ساتھ تعلق نہیں کرتے تھے اور جو ہماری زندگی سے مادہ تھا کہ ہمیں
جھیلیوں میں ڈھکیا رہے ہیں۔

مگر اس کے بچہ کو اپنا گھناؤنا گھناؤنا ہے یا بڑا بھوکا ہے تو وہ یا تو
اسی بھول سے کہی ہوئے ہے جس نے بھولے دھارل علیہم غرضت کی کیا
الکھوئی نظر؟ اسی سے یاقین نا آشنا ہے اس کے آنکھ کا

۵۔ ادنیٰ اول حقیقت کے چار ہی سمت خیز محدود سے لے کر
ہی جاتے ہیں۔ بین النجومی کو لاشعور کی جدوت آخریہ چند رنگ چند
لہ چند جاتے ہے۔ ہم سب پر عرض جائز ہو تا ہے کہ ہم اس حقیقت کو
بھی طرح سمجھیں۔ اور اگر لوری سماد حاصل کر کے ساتھ ساتھ
اس کی درست درات سے لے کر یہ آپ کو یاد کریں اور اس
بھری ہر دم میں حسیہ بیاتوں۔ کہ ہم اس نظریہ کو اپنا بھی لے اور
کسی قسم کی دراستوں نہ کریں گے۔ ہماری شخصیں و تجویز نظریہ مفہوم
ہم نے سمجھتے ہوگی اور صاحب اس وقت کے نتیجے میں ثابت ہو
گی لاشعور کو لے۔ اور اس فن کے متبادین شان مقام کے حصول
کے لئے کسی قسم کی قربانی سے گریز نہ کریں گے

خیز بیٹے پاپا کے سر راہ کی چپی اتور کر محمد میران کی ایک
خفہ مٹی ٹینٹ بچا کر لے لی

۷ ہر اتوار کو ایک عام بینک ہمارے گی جس میں دس د
نروں کا سیدہ ہوگا۔ اس میں ہر شخص کو ہر قسم کے سہولیات کرنے
کی اجازت ہوگی۔

طابع و منظر - حسین نقوی صاحب مدد کے صاحبزادے
طبع - پاکستان پر رشک میں لکھی ہوئی داستان
تمام اہمیت - دوسری مرتبہ نئی نئی مرتبہ

کوئی اور کوئی اور ہر مہم و حکومت کے تعاون کے طلبگار نہیں۔ تاہم ہم اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دور نہیں کر لیتے اور اپنے آپ میں وہ خوبی اور کشش پیدا نہیں کرتے۔ جس کے ذریعہ ہم مہم اور حکومت کا تعاون حاصل کر سکیں۔ بطور تعاون کا فقدان ہماری رہے گا۔
 ایشیہ اور عرب دنیا کی نشرو اشاعت، تعلیم و تدریس اور اس کے فوائد صحیح حدود و احوال کے ساتھ پیش کیجئے اور اس کے بغیر ترقی کے لئے راہ عمل متعین کیجئے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے علم و فن کیسے ہیں، ہمارے دل و مشیت کی تہذیب و تمدن کی (اور نظم اور ان کے لئے) تہذیب و تمدن کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ مثلاً کیا کی کتاب میں ہے شمار، اشیاء صیغہ اور جنس دی گئی ہیں۔ لیکن ان میں کیسے ہی تخصیص نہیں ہے کہ فلاں شے فلاں دھات کے لئے صیغہ و خواص اور میں تیزی اور تکیہ ہیں پیدا ہو جائے گا۔ اسی طرح فلاں کشتہ فلاں شے میں ہے جو تہذیب کے اس لئے فلاں فلاں مزاج پایا جاتا ہے یا باغضہ اس میں یہ خوبی ہے۔ تاکہ اس شے کے مزاج اور باغضہ اور کو دیگر ادویات میں بھی تلاش کیا جائے۔ یہی صورتیں کئی اشیاء کے تیل بنانے اور موم کرنے پر بھی کچھ ہو سکتی ہیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے علم و فن کیسے ہیں مختلف و تضاد ادویات کو بطور صیغہ و خواص استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی گرم ہے کوئی سرد۔ کوئی خشک ہے کوئی تر۔ اسی طرح کوئی صغیر پیدا کرتی ہے تو کوئی عظیم، کوئی خن پیدا کرتی ہے تو کوئی سردا۔ کوئی باغضہ مصل سے اور کوئی حرک اور ان دونوں کے برعکس کوئی مصل ہے اور سب برعکس بات دے رہے کہ ایک ہی نسخے میں یہ سب کچھ مختلف اور تضاد اثرات دے رہے ہوتے ہیں کشتہ بات تیار کرنے میں محدود ہیں کسی سے بھی غراب ہیں۔ ایک دھات کا کہیں گرم کشتہ تیار ہو رہا ہے اور کہیں صفت یا وجود ہے۔
 دونوں صورتوں میں کیسے ہو سکتا ہے اسکی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی کشتہ ایک ہی بار ایک سیر کی آگ میں ہو جائے اور دوسری کشتہ ایک سو بار ایک ایک ہی کی آگ سے کم میں تیار نہیں

ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ہمیں ان کھول کر دیکھنا ہے۔ اسی کا یہ نہیں چاہتا کہ ایک آگ سے کشتہ کے کون سے اجزاء کیسے ہیں اور ایک سو آگ سے دینے کے کون سے اجزاء فنا ہوتے ہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سوناگ کا کشتہ بھی مار دھیت میں پھر زندہ ہو جاتا ہے اور عطرہ پر ہے کہ باؤن سے مراد کیلے۔ وہی شے کشتہ ہونے اور جلنے کے بعد کھیلنے ورنہ میں قائم رہے یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ جو شے جل گئی ہے اس کا سونا یا کس ایسی ورنہ میں باقی رہے یا اس کا مقصد یہ ہے کہ جو جلنے میں فنا ہو جائے اسکی قدر و قدر وہ اس صورت سے حاصل کرے جس میں کشتہ کی گئی ہے۔ گوہر دار و میرا شعلہ بھی پیدا کرنا ضروری ہے۔

موم اور تیل بنانے میں بھی ایسی مشکلات ہیں۔ مگر حتمی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں ایک دریا فلاں مرکب ان مقاصد کے لئے یقینی شے ہے۔ جب ایک ذہن دماغ باطن مختلف اور تضاد چیزوں کو دیکھتا ہے تو کیا اس عامل کی جہات پر حیران ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاج ہزاروں سالوں میں ہمیں کیا کر کے یقینی ہے کھانا احمال نہیں ہے اور ہمیشہ ایک آنچ کی کسر رہ جاتی ہے۔ امید ہے جناب حکیم نور محمد صاحب جو ان جن کو صفت و حروف اور فن کشتہ جات دیکھتے سے خاص لگاؤ ہے اس کو نظم کرنے میں بھی پوری کوشش کریں گے۔ بخاری خدمات بھی حاضر ہیں۔

طب مبادیات

طب پر یہ ایک تہذیبی کتاب ہے۔ جس میں اسکے فوائد اور نظریات پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں ہمیں اور تادورہ پر خاص روشنی ڈالی گئی ہے قیمت بلند پانچ روپے

فرنگی طریق علاج (ڈاکٹر ٹری، غلط ہے)

حکیم انقلاب صابر ملت نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ مغربی علاج و خیر و صحت اور تھوڑی سی جہت تیار و بیمار و مریضوں میں

منہج حرکت و حکیم انقلاب فیض باغ لاہور

The Monthly REGISTRATION FRONT, Lahore

ہمارا چیلنج

ذیل کے حقائق کو غلط ثابت کرنے والوں کے لئے ہمارا چیلنج ہے۔
 ۱۔ یہ بحث قطعاً غلط ہے کہ مغربی طب (ڈاکٹری) طب ایرانی کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ البتہ ڈاکٹری اب تک ایرانی سے خود مستفید ہو رہی ہے۔
 ۲۔ اس بات پر یقین رکھیں کہ دونوں طریق علاج ایک ہی قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور دونوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ ایسا خیال کئے
 والے دونوں طریق علاج سے ناواقف ہیں۔
 ۳۔ یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے کہ ایرانی طب قدیم، کہ لفظ صرف ایرانی، متیلا اور فیہاست کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں تک اسکے
 قوانین اور افادیت کا تعلق ہے وہ آج بھی قانونِ طبیعت کے مطابق ہیں۔
 ۴۔ یہ حقیقت بھی بالکل بے اصل ہے کہ ایرانی طب کے قوانین شخص خاص اور طبیعت خاص کے مطابق نہیں بلکہ عمومی اصول اور تجربہ پر مبنی ہیں۔

اغراض و مقاصد

- ۱۔ ایرانی طب کی فقیہت مغربی طب (ڈاکٹری) پر نمایاں طور پر واضح کرنا۔
 - ۲۔ ماورن سائنس کی روشنی میں مغربی طب کو علمی طریق پر غلط طریق علاج ثابت کرنا۔
 - ۳۔ کلی ادویات کی خوبیوں کو بیان کرنا اور استعمال کی تحریک دینا۔ مغربی طب کی ادویات کے نقصانات کو ظاہر کرنا۔
 - ۴۔ عوام کو مغربی طریق علاج (ڈاکٹری) کو غلطیوں سے آگاہ کرنا۔
 - ۵۔ ایرانی طب کی غلط قیادت اور بے عمل جماعتوں کو ختم کرنا۔
 - ۶۔ ملک بھر میں فری شفا خانے اور صحیح تعلیم کے لئے بہترین علمی اور طبی درسگاہوں کا قیام مل میں لانا۔
 - ۷۔ رہنمائی میں ایرانی طب اور طبائے عربی و ہندی حقوق حاصل کرنا جو مغربی طب اور ڈاکٹروں کو حاصل ہیں۔
 - ۸۔ ایرانی طب کا صحیح علم رکھنے والے طبائے عربیہ و ہندیہ کو مغربی طب کے غلط اصولوں کے پرستے طور پر واقف ہوں۔
 - ۹۔ حکومت و ایوان ریاست، رؤسا اور ائمہ کو ایرانی طب سے روشناس کرانے کے، انہیں اس فن کی سرپرستی، اور اور سرمد و دی پر کاروں کے
 - ۱۰۔ ایرانی طب کے قوانین کے تحت اس میں ضرورت کے مطابق اصلاح اور تجدید کرنا۔
- نوٹ:۔ ہمیں ہمیں ایک یا دو روپے اکا اکرا کر بھی کوئی نام نہ چند نہیں لیا جائیگا۔ البتہ جو لوگ فن کی خدمت کیلئے اگر کچھ عانت کریں اور
 ساتھ قبول کی جائیگی ہمیں ہر سال گزرنے کو اقامہ رسید حاصل کرنی چاہئے کیونکہ یہ رسید ان کے لئے ڈاکٹر بنا برحق کی خدمت میں روٹ کی جائیگی
 اس میں ہمیں کچھ جائے پر ہر ایک ایک سند میری روٹ کی جائیگی جسے بعد وہ اس رسید میں فرشت کا اقامہ رسید تسلیم ہوگا۔ وہ جس کے حقوق کا حق ہو جائیگا